رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۳۰ | مورخہ ۲۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۸ صفر سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے۔ تعطیلات دسہرہ کی وجہ سے کالجوں کے بہت سے طلبار آئے ہیں۔

شیخ چراغ دین صاحب کو جو جاپان میں بطور مبلغ جانیوالے ہیں۔ پاسپورٹ مل گیا ہے۔ جہاز کا انتظام ہونے پر روانہ ہو جائینگے۔ شیخ صاحب نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور اپنے اخراجات اپنی محنت سے خود مہیا کرینگے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُن کی مدد کرے۔ اور انہیں کامیابی نصیب ہو۔

ملک احمد حسین صاحب۔ حسن محمد صاحب اور محمد جمیل صاحب افریقہ بغرض ملازمت روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب ان کیلئے بھی دعا کریں کہ خدا انہیں خدمت دین کی توفیق دے۔

نظم
در فراقِ قادیان

(از جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن)

آہ! وہ دار الامانِ قادیاں
قادیاں! جنّت نشانِ قادیاں

کھب گئی دل میں ہر اک اُسکی ادا
بس گئی آنکھوں میں شانِ قادیاں

نعمتِ ایماں۔ مئے عرفاں سلے
عرش سے اُترا ہے خوانِ قادیاں

چرخ چارم اور ثریّا کے رقیب
ہیں زمین و آسمانِ قادیاں

عشقِ مولا میں ہر اک رنگین ہے
جو بھی ہے پیر و جوانِ قادیاں

تُو تیائے چشم ہے میرے لئے
خاکِ پائے ساکنانِ قادیاں

کر رہے ہیں سخت جی کو بیقرار
نغمہ ہائے بلبلانِ قادیاں

دل کو تڑپاتی ہے اب میرے بہت
یادِ یارِ مہربانِ قادیاں

پھر وہی رستہ مری آنکھوں میں ہے
جسپہ ہے نہرِ روانِ قادیاں

بوٹے بوٹے یار پھر آنے لگی
ہے مہکتا بوستانِ قادیاں

یاد آتا ہے جمالِ روئے دوست
سرورِ خوبان و جانِ قادیاں
وہ بھی دن ہونگے کبھی میرے نصیب
مَیں ہوں اور ہو آستانِ قادیاں
پھر مَیں دیکھوں کوچۂ دلدار کو
پھر بنوں مَیں میہمانِ قادیاں
یاد آتا ہے بہشتی مقبرہ
سو رہے ہیں عاشقانِ قادیاں
جاں فدا کر دوں مزارِ یار پر
گوہرِ شب تابِ کانِ قادیاں
یعنی وہ جو چودھویں کے چاند تھے
مہدئ آخر زمانِ قادیاں
وارثِ تختِ شہنشاہِ رُسل
مُورثِ نسلِ شہانِ قادیاں

دیکھ وہ مینار ہے اے راہرو
رہنمائے آستانِ قادیاں
مسجدِ اقصیٰ میں پہنچا دے گا یہ
اور دکھائے بوستانِ قادیاں
درسِ قرآں ہو رہا ہو گا وہاں
جمع ہوں گے مخلصانِ قادیاں
اک جواں کو پائے گا انہیں کھڑا
ہے وہی رُوحِ روانِ قادیاں
یادگارِ صاحبِ کسرِ صلیب
نورِ چشمِ دلستانِ قادیاں
مُصلحِ موعود۔ محبوبِ خدا
خضرِ راہِ سالکانِ قادیاں
جانشینِ حضرتِ احمدؑ نبی
نائبِ صاحبقرانِ قادیاں
عرض کرنا دست بستہ اُن سے یُوں
اے چراغِ خاندانِ قادیاں!
پُھک رہا ہے ایک عاشق ہجر میں
دل میں ہے حُبِّ نہانِ قادیاں
جی نہیں لگتا کہیں اس کا ذرا
جب سے دیکھی آن و بانِ قادیاں
یہ دُعا فرمایئے۔ لائے خدا
جلد اس کو درمیانِ قادیاں
یار کے قدموں میں نکلے اس کا دم
اور بنے مدفن جنانِ قادیاں
پھر کہیں آمین سب مل کر وہاں
جتنے ہوں صاحبدلانِ قادیاں

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۰ء)

گذشتہ سے پیوستہ

احمدیہ مسجد احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے نقشہ جات تیار کئے جا رہے ہیں۔ معماروں سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ ۲۹ ماہ حال کو نئے "دار التبلیغ احمدیہ" میں باقاعدہ کام شروع کر دیا جائیگا۔ اور مسجد کی تعمیر کا کام بھی سال نو کے ابتدائی حصہ میں شروع ہو گا۔ مسجد کا ماذنہ ایک بلند مینارہ ہو گا۔ جو منارۃ المسیح کے طرز پر تعمیر کیا جائیگا۔ اور بلاد غربیہ میں آمد مسیح موعود کی خبر دیگا اور انشاء اللہ وہ جو ہم پر تمسخر کرتے اور احمدیہ مسجد کا نشان پوچھتے تھے۔ دیکھ لینگے کہ یہ نشان کس طرح نشان دکھاتا اور احمدی ہاں قادیانی محمودی احمدی کس طرح مغرب کی وادیوں میں بھی گونجتی ہوئی آواز سے

بڑھتا ہے۔ ؎

ہمارے کر دیئے اُونچے منارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے

شیطان کا آخری حملہ لاہوری پیغام نے اپنی اشتہاری شہرت قائم رکھنے کے لئے "فوٹو نو مسلمین" کا جو اشتہار دیا ہے۔ اسے پڑھ کر واقف کار اور محرم راز امیر جماعت احمدیہ انگلستان مولوی فتح محمد سیال فرماتے ہیں۔ یہ شیطان کا ہم پر آخری حملہ ہے جسمیں انشاء اللہ اسکو مغرب میں بھی ایسی ہی شکست ہوگی جیسی کہ مشرق میں ایک بار ہو چکی ہے۔ باغیان خلافت کے نزدیک ایک وقت کثرت نُصرت الٰہی کا ثبوت تھی۔ مگر جب خدا نے وہ کثرت توڑ دی اور سمجھدار لوگوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ تو یہ معیار غلط قرار دیا گیا۔ اور کثرت نُصرت الٰہی نہ رہی۔ احمدیوں کو بھیڑیں کہکر پکارا گیا۔ یہ حالت ہندوستان میں تھی۔ اب ولایت میں کثرت تعداد پر ناز ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اس کثرت کے ناز کو جو بجائے خود بناوٹ ہے۔ یکلخت توڑ کر دکھلائے اور وہ دن قریب ہیں کہ مسیح موعود کو فروخت کرنیوالے پیروان یہودا اسکریوطی پر مایوسی کے لمحات آئیں۔ احمدی جماعت یقین رکھے اور میرا اعتبار کرے کہ باوجود محدود ذرائع احمدی مبلغین خدا کے فضل سے بہتر عمدہ اور زیادہ کامیاب کام کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ شیطان کو اپنے آخری حملہ میں عنقریب شکست ہوگی۔

مولوی مبارک علی و منظور حسن۔ مولوی مبارک علی بی اے۔ بی ٹی مبلغ نائیجیریا جہاز چاینا سے مع عزیز منظور حسن۔ بی ایس سی امرتسری بخیریت تمام ۱۸ ستمبر کو تشریف لائے۔ مولوی صاحب انشاء اللہ جلد نائیجیریا روانہ ہو جائینگے۔ عزیز منظور حسن انجنیرنگ کی تعلیم کے لئے آئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ خواجہ نعمت اللہ و رانا علی محمد صاحب بھی بغرض تعلیم فارسٹری و ڈاکٹری پہونچے ہیں ؎

استدعاءِ دُعا

جن احباب کو میں نے تین امور کے متعلق دُعا کیلئے تکلیف دی ہوئی ہے۔ وہ از راہ کرم برابر دعا فرماتے رہیں اور آجکل خصوصیت سے دعا خاص فرمائیں اور احباب بھی ان امور کیلئے دعا فرمائیں۔ راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۱ - اکتوبر ۱۹۲۰ء

گائے کی حفاظت کے لئے ہندوؤں کی پالیسی

اس میں کوئی شک نہیں کہ گائے ایک مفید جانور ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا ہے یا اس میں الوہیت کا کوئی حصہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو دیگر مفید جانوروں پر کوئی تفوق اور برتری حاصل ہے۔ یہ انسان کے لئے ہے۔ اور انسان کا حق ہے۔ کہ اس کا دودھ پئے اس کا مکھن کھائے۔ ضرورت ہو تو اس کا گوشت استعمال کرے۔ اور اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھائے لیکن حیرت ہے۔ کہ ہندو صاحبان دوسرے جانوروں پر جو دودھ دہی کے لحاظ سے گائے کے مقابلہ میں زیادہ مفید اور فیض رساں ہیں۔ گائے کو دینی برتری دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر صرف دودھ دہی فائدہ کی چیز ہے۔ اور اسی کی وجہ سے گائے قابل عزت ہے۔ تو گائے کی نسبت بھینس زیادہ مستحق ادب و حفاظت ہے۔ مگر آج تک کسی ہندو کی زبانی بھینس کی حفاظت کا لفظ ہم نے نہیں سنا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ گائے کی عظمت کی وجہ محض اس کا دودھ اور دہی نہیں۔ بلکہ اس کی مذہبی حیثیت ہے۔ جو اسے ہندو صاحبان دے رہے ہیں۔ مگر جب تک قرآن کریم ہے۔ اور یہ قیامت تک رہے گا۔ اور جب تک اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور یہ قیامت تک رہینگے۔ سچے مسلمان کبھی گائے کو کوئی مذہبی حیثیت نہیں دے سکتے اور جو لوگ گائے کو مذہبی لحاظ سے غیر معمولی عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں گے۔ وہ کبھی دنیا میں عزت نہ پائینگے بلکہ ان کے لئے ہمیشہ کی ذلت و خواری مقدر کر دی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلة فی الحیٰوة الدنیا (۷-۵۱) کہ جن لوگوں نے گوسالہ پرستی شروع کی۔ وہ اپنے رب کے غضب کے نیچے ہوں گے۔ اور ان کو اسی دنیا میں ذلت و خواری نصیب ہو گی۔ پس کوئی انسان مسلمان ہو کر کبھی گوسالہ پرست نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی وہ بنی اسرائیل کی طرح "تذبحوا البقرة" کے حکم پر لیت و لعل نہیں کر سکتا۔ اور کوئی کرے۔ تو بنی اسرائیل کا انجام اس کے سامنے رہنا چاہیئے

مگر ہندو صاحبان کی دانائی اور فراست پر صد آفرین ہے کہ انہوں نے اکثر مسلمانوں کو شیشہ میں اتار ہی لیا۔ اور مسلمانوں کے بعض نادان مولویوں نے گائے کو سور کے برابر کر ہی لیا۔ اگرچہ گائے ہندوؤں کے نزدیک پاک ہے۔ اور سور مسلمانوں کے ناپاک۔ ہندو بوجہ پاک ہونے کے گائے کو نہیں کھاتے۔ اور مسلمان گائے کو بوجہ پاک ہونے کے کھاتے ہیں۔ اور سور کو بوجہ ناپاک ہونے کے استعمال نہیں کرتے۔ تاہم گائے اور سور کو ایک ہی مد میں داخل کر دیا گیا۔

اسوقت جبکہ ہندوستان کے مسلمانوں نے مصائب و آلام میں گرفتار ہو کر اپنی کامیابی خدا تعالیٰ کی بجائے اہل ہنود کی خوشی اور رضامندی حاصل کر لینے میں سمجھی ہے۔ ہندو صاحبان کو ایک ایسا موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ کہ اس وقت جو کچھ وہ چاہیں منوا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہندوؤں جیسی ہوشیار قوم پوری پوری کوشش اور سعی سے کام لے رہی ہے۔ اور وہ مقصد جسے مسٹر گاندھی جیسا انسان تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ بزور شمشیر حاصل کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اب ہندو صاحبان بغیر خون کا ایک قطرہ گرائے صرف باتوں کے ذریعہ حاصل کر رہے ہیں۔ وہ مقصد کیا ہے۔ وہ گائے کے ذبح کرنے کی اس اجازت پر جو اسلام نے دے رکھی ہے۔ خط تنسیخ کھینچنا اور مسلمانوں کو ایک حلال چیز کے استعمال سے روکنا ہے۔

اس کے لئے جس طرز اور جس طریق سے سعی ہو رہی ہے اس کا تھوڑا سا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ خواہ کوئی مسئلہ ہو۔ کوئی بات ہو۔ کوئی مضمون ہو۔ اس کی تان گائے کی حفاظت ہی پر آ کر ٹوٹتی ہے۔ چنانچہ "بندے ماترم" جو ہندوؤں کا ایک روزانہ سیاسی پرچہ ہے۔ اسکی اشاعت ۵ اکتوبر میں چار ایڈیٹوریل مضمونوں میں اسی ایک بات کو مختلف پیرایوں میں دہرایا گیا ہے کہ گائے کی حفاظت اور ادب ہندوؤں کی طرح مسلمانوں کو بھی کرنا چاہیئے اور مختلف پہلوؤں سے گائے کی عظمت دل میں بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلا مضمون بعنوان "گؤوں کی کمی کے ذریعہ تپ دق کی روک" لکھا گیا ہے۔ جس میں انگلش گورنمنٹ کے اس قانون پر بحث کی گئی ہے۔ کہ وہ گائیں جو ہندوستان کے باہر سے بنگال میں لائی جاتی ہیں۔ انکو یا تو روک لیا جائیگا یا ڈس انفکٹ کیا جائیگا۔ کیونکہ ان کے ذریعہ تپ دق کے جراثیم پھیلتے ہیں۔

"بندے ماترم" نے گائے کے منہ میں تپ دق کے جراثیم کا کثرت کے ساتھ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور اسے "ایک بہت پرانی سچائی" اور یجروید کے پہلے ہی منتر میں اس کا ذکر بتلاتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اچھی سے اچھی گائے کے دودھ میں بھی تپ دق کے کیڑے پائے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ:-

"یہ امید رکھنا کہ کبھی ایسا وقت آئیگا یا کوئی ایسی تجاویز ہونگی۔ جن سے سب گؤوں کے اندر سے یہ زہر (تپ دق کے جراثیم) نکل جائیگا۔ ایک ناممکن مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔"

مگر باوجود اس کے وہ لکھتا ہے:-

"تپ دق کو روکنے کا علاج گؤوں کو تلف کرنا نہیں بلکہ گؤوں کی حفاظت کرنا ہے۔ اگر گؤویں اس افراط سے ہندوستان میں ہو جائیں کہ کم از کم تین دودھ دینے والی گؤویں اوسطاً ہر ایک شخص کے حصہ میں آئیں۔ تو ہمارا یقین واثق ہے۔ کہ تپ دق کی بنیاد ہندوستان سے اکھڑ جائے۔ گؤوں کے زیادہ ہونے سے بیل زیادہ ہونگے۔ بیلوں کے زیادہ ہونے سے اناج زیادہ پیدا ہوگا۔ جہاں افراط سے اچھا اناج کھانے کو ملیگا۔ اور پیٹ بھر کر تازہ عمدہ دودھ پینے کو ملیگا۔ پھر کوئی بیماری کس طرح سامنے آ سکتی ہے"

سمجھ میں نہیں آتا۔ جب گائے کا منہ تپ دق کے کیڑوں کی رہائش گاہ ہے۔ اور اس کا دودھ ان کی سیرگاہ۔ تو گایوں کے بکثرت ہونے سے تپ دق کا عارضہ رک کیونکر جائیگا اب اگر کسی ایک آدھ گھر میں گائے کا ہونا تپ دق کے جراثیم کو پھیلانے کا اس قدر باعث بن رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو اسکی خاص طور پر فکر لگ رہی ہے۔ تو جب حسب تجویز "بندے ماترم" ہر ایک گھر میں تین تین گائیں ہونگی۔ اسوقت کیوں موجودہ حالت سے بہت زیادہ خطرہ نہ بڑھ جائیگا۔ اسی طرح دودھ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اب جبکہ بہت کم لوگوں کو گائے کا دودھ میسر [ہو]

بہت زیادہ آدمی تپ دق کے شکار ہو رہے ہیں۔ تو "جب پیٹ بھر تازہ عمدہ دودھ پینے کو ملیگا" اسوقت کیوں بہت زیادہ لوگوں پر تپ دق کے جراثیم حملہ آور نہ ہونگے۔

گائے کے منہ اور دودھ میں تپ دق کے جراثیم کو تسلیم کرنے کے باوجود تپ دق کے انسداد کے لئے گایوں کی ایسی حفاظت کی تجویز پیش کرنا کہ "کم از کم تین دودھ دینے والی گئوویں اوسطاً ہر ایک شخص کے حصہ میں آئیں" اور پیٹ بھر کر دودھ پینے کو ملے۔ جس قدر موزون و مناسب ہے اس کے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے قرآن کریم کی ایک صداقت کا۔۔۔ پورا پورا ثبوت مل رہا ہے۔

بنی اسرائیل جب باوجود کھلے کھلے نشانات دیکھنے کے گائے پرستی کے جذبہ سے مغلوب ہو کر ایک بچھڑے کو اپنا معبود سمجھنے لگ گئے۔ تو خدا تعالے نے یہ بتانے کے لئے کہ کیوں انہوں نے خدا تعالے کے نشانات دیکھنے کے بعد ایک بچھڑے کو اپنا معبود بنانے کی نامعقول حرکت کی۔ فرمایا:۔ واشربوا فی قلوبھم العجل بکفرھم۔ کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت جاگزین ہو چکی تھی۔ جس نے ان سے ایسی حرکت کرائی۔ اور وہ معقول و مدلل باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہو گئے۔

اس وقت بعینہٖ یہی حالت "بندے ماترم" کے مضمون کے رُو سے ہندو صاحبان کی نظر آتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گائے کے منہ میں تپ دق کے کیڑے کثرت سے رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ گائے کے دودھ میں بھی یہی کیڑے ہوتے ہیں اور پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تجربہ کے پہلے ہی منتر سے ان باتوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے تپ دق کو روکنے کی تجویز یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ گائیں کثرت سے پالی جائیں۔ اور پیٹ بھر کر دودھ پیا جائے۔ جو صاف طور پر اشربوا فی قلوبھم العجل کا ثبوت ہے۔

خیر ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ ہندوؤں کی یہ حالت کیوں ہے۔ ہاں ہم یہ کہیں گے کہ مسلمانوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ان کوششوں سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ جو انہیں گائے کا پرستار بنانے کے لئے آج کل ہندو صاحبان کی طرف سے ہو رہی ہیں۔

"بندے ماترم" کے اسی پرچہ میں دوسرا مضمون "ہندو مسلم اتحاد" پر لکھا گیا ہے۔ جس کے حسب ذیل فقرات خاص طور پر قابل غور ہیں:۔

"یہ اتحاد ہماری سب مصیبتوں کا حل ہو گا۔ یہ تمام خطرات کو ہمارے راستہ سے دور رکھیگا۔ ہماری آزادی کا دن نزدیک لانیوالا ہو گا۔ یہی ایک اکیلی چیز ہے جس سے ہمارے دل کی تمنائیں پوری ہو جائینگی۔

مگر یہ اتحاد تب ہی قابل عمل اور مستقل صورت اختیار کریگا۔ جب گائے کی حفاظت ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے یکساں متبرک فرض ہو جائیگی"

گویا ہندوؤں کی طرف سے صرف ایک ہی مطالبہ ہے اور وہ یہ کہ اگر مسلمان ہندوؤں کی طرح گائے کے پرستار بن جائیں تب اتحاد قابل عمل اور مستقل ہو گا۔ ورنہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ مسلمان مسلمان رہکر کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے یا تو مسلمانوں کو اس نام نہاد اتفاق سے دست بردار ہونا پڑیگا یا گائے کی تقدیس کے جذبات اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کو چھوڑنا ہو گا۔

اب مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ کونسی بات ان کے لئے آسان اور مفید ہے۔

اسی پرچہ میں تیسرا مضمون "ہمارے پولیٹیکل جلسے" لکھا گیا ہے۔ جسمیں یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک جلسہ جو ہندوستان کے طول و عرض میں منعقد ہو۔ ضروری ہے۔ کہ اس میں گائے کی قربانی کے خلاف ضرور ریزولیوشن پاس کیا جائے۔ چنانچہ اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"اب چونکہ عموماً مسلمان بھائیوں نے گائے کی حفاظت کو مان لیا ہے۔ علماء دین اور سجادہ نشینوں نے بھی اس بات کا فتویٰ دیدیا ہے۔ کہ گائے کی قربانی کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں۔ بر عکس اس کے گائے کی حفاظت کرنا ان پر لازمی ہے۔ اس لئے اگر گائے کے متعلق ریزولیوشن کو ان کانفرنسوں کی کارروائی کا حصہ کر لیا جائے۔ تو نہایت موزون ہو گا۔ تاکہ ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے مسلمان صاحبان کو اور خاص طور پر دیہات کے رہنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ان کے اپنے مسلمان لیڈران سے کیا توقع رکھتے ہیں"

گویا ہندو صاحبان گائے کی تقدیس مسلمانوں کے دلوں میں قائم کرنے کا کام خود مسلمانوں سے ہی نہایت وسعت کے ساتھ کرانا چاہتے ہیں۔

اور دیکھئے اسی اخبار میں چوتھا مضمون "مہاتما گاندھی اور علی برادران کا دورہ" درج ہے۔ جس میں یہ کہا گیا کہ اب جبکہ علی برادران اور مسٹر گاندھی ہندوستان میں خلافت کے لئے دورہ کرینگے۔ اسکے متعلق مسٹر گاندھی کے مسلمانوں پر "احسان" کا تذکرہ کرتے ہوئے علی برادران سے توقع ظاہر کی ہے کہ:۔

"ہم کو اُمید ہے کہ جس طرح مہاتماجی نے اپنے دھرم کا ایک اعلیٰ معراج سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ (علی برادران) گئو رکھشا کے متعلق فوری کارروائی کر کے اس بات کا ثبوت دینگے۔ کہ نقیر دل جیسا کہ مہاتماجی ہیں۔ کی خواہش کو پورا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ اگر علی برادران اپنے دورے میں گئو رکھشا کو اپنی کوششوں کا ایک حصہ بنا لیں۔ تو ہمارے خیال میں سب کچھ ہو سکیگا۔"

ایک روزانہ اخبار کی ایک ہی اشاعت میں اس قدر مضامین کا درج ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندو صاحبان کس قدر وسیع طور پر گائے کے متعلق جد و جہد کرنے میں مصروف ہیں۔ اور کس طرح اس کو غیر معمولی اہمیت دیکر مسلمانوں کو ان کے مذہب کے خلاف کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اور مسلمان بھی اس آپا دھاپی میں اپنے مذہب کو ایک خیالی نفع اور موہوم اُمید کی بناء پر قربان کر رہے ہیں۔

بالآخر ہم ہندوؤں کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔ لیکن مسلمانوں کو ان کا قرآن کہتا ہے کہ اگر وہ گائے کو ایک معمولی جانور سے زیادہ وقعت دیکر اس کی ایسی عزت و احترام کرینگے۔ جو شعار مذہبی اور اصول اسلام کے سراسر خلاف ہو تو وہ اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

ہندو صاحبان سے اتفاق و اتحاد بہت اچھی بات ہے اور ملکی مفاد کے لئے نہایت ضروری۔ لیکن اسی وقت تک کہ اس کی وجہ سے کوئی خلاف شریعت اسلام فعل نہ کرنا پڑے ورنہ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کی رفاقت پر اسلام کو قربان کر دیا تو بہت جلدی انہیں اس بات کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

خدا تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو سمجھ دے۔

"خلیفۃ المسلمین" کی درخواست دول متحدہ سے

مسلمانان ہند کے "خلیفۃ المسلمین" سلطان ٹرکی کی گورنمنٹ نے حال میں دول متحدہ کو ایک درخواست بھیجی ہے جسمیں استدعا کی گئی ہے کہ قوم پرست ترکوں کو کچلنے کے لئے ان علاقوں سے جن پر یونانیوں کا عارضی قبضہ ہے - ۴۰ ہزار فوج بھرتی کرنے کی اجازت دی جائے اور اس کے لئے وہ سامان حرب دیدیا جائے - جو اتحادی سپاہ کی حفاظت میں ہے - نیز اتحادی سلطان کی بحری مدد دیں - اور مہم کی مہم کے لئے ۲۵ لاکھ پونڈ ترکی کو بطور قرض دیں -

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ دول متحدہ نے اس کا کیا جواب دیا ہے - لیکن ہم دول متحدہ کے جواب سے آگاہ ہونے کے اتنے شائق نہیں ہیں - جتنے اس موقعہ پر ان لوگوں کا طرز عمل دیکھنے کے جو سلطان ٹرکی کو "خلیفۃ المسلمین" سمجھتے ہیں - اور ان کا مدد کرنا اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں -

باب عالی کی مذکورہ بالا درخواست سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس دول متحدہ کی دست برد سے جو کچھ باقی بچا ہو قوم پرست ترکوں کی شورشوں سے اس کے جانے کا بھی اسے خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے - ایسی صورت میں کیا ان لوگوں کا جو سلطان ٹرکی سے اپنا مذہبی تعلق بتاتے ہیں - فرض نہیں ہو کہ امداد کے لئے ہاتھ بڑھائیں - اور سلطان المعظم کی تجویز کردہ فوج میں جاکر بھرتی ہو جائیں - اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا - کہ ٹرکی کے پاس جو کچھ رہ گیا ہے - وہ بچ جائیگا - دوسرے بڑا بھاری فائدہ یہ ہوگا کہ اتحادیوں سے امداد لیکر عدم تعاون کے خلاف چلنے کی ضرورت نہ رہیگی -

لیکن اگر مسلمانوں نے "خلیفۃ المسلمین" کی اس درخواست پر جو مجبوراً دول متحدہ سے کی گئی ہے - کوئی توجہ نہ کی - اور نہ کسی قسم کی امداد دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا - تو سمجھا جائیگا کہ وہ وقت پڑنے پر اپنے "خلیفہ" کے کام آنیوالے نہیں ہیں - اور ممکن ہے - جس طرح پہلے ٹرکی کے خلاف جنگ میں حصہ لینے پر افسوس کر رہے ہیں - اسی طرح اب سلطان المعظم کو امداد نہ دینے کے متعلق اس وقت بھی کریں - جب قوم پرست ترکوں کی وجہ سے ٹرکی کا بالکل صفایا ہو جائے *

مولوی ثناء اللہ کے نزدیک خلافت کس کا حق ہے

مولوی ثناء اللہ فرقہ اہلحدیث سے تعلق رکھنے کی وجہ اپنے عقاید کی بناء پر ترکی سلطنت کو خلافت اسلامیہ کا کبھی درجہ نہیں دیسکتا - مگر اس شور و شر کے زمانہ میں مولوی ثناء اللہ کی چال ہو کہ وہ ترکی سلطنت کو خلافت اسلامیہ ظاہر کرتے ہیں لیکن یہ بھی بھدی چال ہی جس کا بے ڈھنگا پن باوجود انکی چھپانے کے ظاہر ہو ہی جاتا ہے تھوڑا ہی عرصہ ہوا -

انھوں نے بتایا تھا کہ بیعت خلافت ان دنوں تھی جب اسلام کی تعلیم کے مطابق خلیفہ منتخب ہوکر مقرر ہوتا تھا - اب ایسا نہیں ہوتا - اس لئے کسی کی بیعت کی ضرورت نہیں - جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک سلطان ٹرکی تعلیم اسلام کے مطابق منتخب شدہ خلیفہ نہیں ہے - ۸ - اکتوبر کے اہلحدیث میں پھر انھوں نے اپنا مذہب ظاہر کیا ہے - چنانچہ فرماتے ہیں :-

"صحابہ کی چال کیا ہے ؟ سب سے پہلے مسئلہ خلافت کا تصفیہ ہوتا ہے (اے خلافت تیرا ذکر کرتے ہی آج ہم روتے ہیں -) انصار کہتے ہیں - منا امیر و منکم امیر بحث ہوتی ہے - مقابلہ ہوتا ہے - مہاجر کہتے ہیں - کہ امیر ہم میں سے ہو - مگر دلیل پیش ہوتی ہے حضور کی حدیث - الائمۃ من القریش سب انصار سر گردن جھکا دیتے ہیں - فیصلہ کس پر ہوتا ہے - جناب کے ارشاد پر"

اب سوال ہوتا ہے - کہ جب مولوی ثناء اللہ کے نزدیک خلافت اسلامی کے وارث محض قریش ہیں نہ کہ انصار - اور اس فیصلہ کو مولوی ثناء اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قرار دیتے ہیں - تو کیا ترک قریش میں سے ہیں - اگر ہیں - تو فبہا - اور اگر نہیں جیسا کہ یقیناً نہیں - تو اس کے صاف معنے یہ ہوئے - کہ وہ سلطان ٹرکی کو اسلامی خلیفہ تسلیم نہیں کرتے - لیکن تعجب ہے - کہ وہ اس خیال کو کھلے طور پر ظاہر نہیں کرتے - بلکہ بظاہر عوام کو یہی یقین دلاتے ہیں کہ مذہبی رنگ میں سلطان ٹرکی کو وہ ایسا ہی سمجھتے ہیں - جیسا دوسرے مسلمان - کیا اسے منافقت اور چالبازی نہیں کہا جائیگا -

بات دراصل یہ ہے کہ فرقہ اہلحدیث میں سے کوئی بھی اپنے عقاید کے رو سے سلطان ٹرکی کو "خلیفۃ المسلمین" تسلیم نہیں کرتا - چہ جائیکہ مولوی ثناء اللہ اہلحدیثوں کا لیڈر کہلاتے ہوئے تسلیم کریں - لیکن چونکہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پھیلانے اور عوام میں رسوخ حاصل کرنیکا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے - اس لئے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

آجکل کے مسلمان

ہمعصر مشرق اپنی اشاعت مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۹۲۰ء میں لکھتا ہے کہ

"اسلام جس شئے کا نام ہے - اس کا صرف یہ کام ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کرے - خدائے وحدہ کی وحدانیت کو دنیا میں پیش کرے اور دنیا کو جس طرح ممکن ہو سمجھا دے کہ ایک خدا کی پرستش کرو ظاہر ہے کہ اس اعلان حق کا کرنیوالا دنیا میں اب کوئی بھی نہیں ہے - کیونکہ خود مسلمان ہی آجکل مشرکانہ اور کافرانہ خیالات میں ڈوبے ہوئے ہیں"

یہ بیان مسلمانوں کی حالت کو بخوبی ظاہر کر رہا ہے - اور بتا رہا ہے کہ موجودہ زمانہ میں کسی مصلح کی کس قدر ضرورت ہے - مگر تعجب ہے کہ جب یہی باتیں ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہیں اور خدا تعالے کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو صاف انکار کر دیا جاتا ہے - اور کہدیا جاتا ہے - کہ مسلمانوں نے دین کی کونسی بات چھوڑی ہے - کہ کسی مصلح کے آنے کی ضرورت ہو - چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا - مولوی ثناء اللہ نے اسی قسم کا خیال ظاہر کیا تھا -

مذکورہ بالا بیان کو مولوی ثناء اللہ اور انکی قماش کے دوسرے لوگ پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے حسب ذیل اشعار میں مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے - اس کے صحیح اور درست ہونے کو خود مسلمان تسلیم کر رہے ہیں - حضرت مسیح موعود نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا :-

"ہاں اب تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے"

ان اشعار کے ایک ایک لفظ کی تصدیق آجکل مسلمان قولی اور عملی

خطبۂ جمعہ

آپس میں صُلح رکھو اور صُلح کراؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

فتنہ وفساد ہر ایک کام میں مُخل ہے

دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے کاموں کو چلانے کے لئے امن کی نہایت ہی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر اس کے دونوں قسم کے کام نہیں چل سکتے۔ پھر امن ملکی ہی نہیں ہوتا بلکہ تمدنی امن کے بغیر بھی کسی کام کا سر انجام پانا مشکل ہے یہ ضروری نہیں۔ کہ ملک آپس میں نہ لڑیں۔ بلکہ کاموں کے امن کے ساتھ چلانے کے لئے ضروری ہے کہ افراد میں بھی لڑائی نہ ہو۔ خاندانوں میں لڑائی نہ ہو۔ محلے آپس میں نہ لڑیں۔ ملکوں کی لڑائی کا اثر ملکوں پر پڑتا ہے۔ اور حکومتوں کی لڑائی کا اثر حکومتوں پر۔ ہاں ملکوں اور حکومتوں کی جنگ کا اثر بعض دفعہ ساری دُنیا پر بھی ہوتا ہے۔ اور اس لڑائی کو زیادہ خراب اسلئے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا اثر وسیع ہوتا ہے ورنہ لڑائی کے لحاظ سے افراد کی لڑائی بھی اس کے برابر ہے مثلاً فرانس اور جرمن کی جنگ کا نتیجہ خونریزی ہوئی۔ مال لوٹا گیا۔ عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوگئے۔ کھانے پینے کی چیزیں کم دستیاب ہونے لگیں۔ علوم کا نقصان ہوا لیکن اگر دو آدمی آپس میں لڑیں۔ تو نتیجہ وہی ہوگا۔ کسی کی جان جائیگی۔ کسی کی بیوی بیوہ اور بچے یتیم ہونگے۔ کسی کا مال لوٹا جائے گا۔ کسی کی عزت کو نقصان پہونچیگا۔ دشمنی کے باعث کسی کی اولاد علوم سے محروم رہیگی۔ غرض جو نتیجہ جرمن اور فرانس یا انگریزوں اور رُوس کی لڑائی کا ہوتا ہے۔ وہی نتیجہ دو آدمیوں کے آپس میں لڑنے کا نکلیگا۔ فرق یہ ہے کہ پہلی قسم کی لڑائیوں کا اثر ہزاروں لاکھوں انسانوں پر ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کی لڑائی کا اثر محدود ہوتا ہے۔ ورنہ اثر ان دونوں پر بھی وہی ہوتا ہے جو ان لاکھوں یا کروڑوں پر۔ بلکہ اگر غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بعض اوقات افراد کی جنگ ملکوں کی جنگ کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ یہ لڑائی جو یورپ میں ہوئی۔ اس کے باعث ہزاروں آدمی ہیں۔ جنھوں نے فائدہ اُٹھایا۔ مثلاً جن کے پاس نیل تھا۔ انھوں نے نفع اُٹھایا۔ روئی والوں نے نفع اُٹھایا۔ اسی طرح اور اشیاء میں ہوا۔ لیکن افراد کی جنگ میں دونوں جانب کا نقصان ہوتا ہے۔

پھر بعض دفعہ زمیندار مقدموں میں بہت سا روپیہ لگاتے ہیں۔ اور نقصان اُٹھاتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ شوقیہ بھی مقدمہ بازی کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اول نے سُنایا۔ کہ ایک دفعہ ایک زمیندار کو آٹھ سو روپیہ بچ گیا۔ اس نے دوستوں سے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ انھوں نے مشورہ دیا۔ کہ تم اس سے اور زمین خرید لو۔ اس نے کہا کہ اس دفعہ تو مقدمہ کرنے کو دل چاہتا ہے۔ بتاؤ۔ گاؤں میں کون ایسا ہے۔ جس پر مقدمہ کریں۔ تو بعض دفعہ لوگ شوق سے مقدمہ کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اور اسوقت ایک چیز کے بچانے کے لئے بہت سی چیزوں کا نقصان کرنا پڑتا ہے۔

تو فساد ملکوں ہی کا نہیں۔ افراد کا بھی بُرا ہوتا ہے لیکن بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو فسادات پیدا کرتے ہیں۔ حالانکہ فساد ایسی بُری چیز ہوتی ہے۔ کہ اس سے انسان دین و دنیا دونوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔ لوگ فساد کے باعث علوم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بچہ بوجہ مخالفت کے گھر سے نہیں نکل سکتے۔ خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر گھر سے نکلیں۔ تو دشمن کہیں ان کی جان نہ لے لے۔ دین سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھنا چھوڑ دینگے کیوں؟ اِسلئے کہ فلاں امام سے پرخاش ہے۔ یا امام سے تو نہیں۔ مگر امام ان کے دشمن کا دوست ہے یا ان کا دشمن بھی مسجد میں آتا ہے۔ اسطرح اپنی دشمنیوں کا اثر دین پر ڈال دیتے ہیں۔ اور انسانوں سے ناراض ہو کر خدا سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر فساد کا ایک اور نتیجہ ہُوا کرتا ہے۔ کہ وہ کام جو ملکر ہُوا کرتے ہیں۔ مثلاً انجمنیں وغیرہ وہ باطل ہو جاتی ہیں۔ بلکہ یہاں تک ہوتا ہے کہ دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے بعض لوگ اپنا بھی نقصان کر لیا کرتے ہیں۔ مثلاً اپنے بچہ کو قتل کرتے ہیں۔ اور لاش کو دشمن کے گھروں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے بچہ کو قتل کر دیا۔ اور اسی طرح بعض لوگ صداقت کو دشمنی کے باعث نہیں قبول کرتے۔ حضرت صاحب کے وقت میں ایک معزز سرکاری افسر نے حضرت صاحب کو کہلا بھیجا کہ اگر آپ فلاں شخص کو جماعت سے نکال دیں۔ تو میں آپ کی بیعت کر لوں۔ اس کے جواب میں ہمیشہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں اس کی خاطر جو صداقت کے حلقے میں نہیں آیا کیسے اس شخص کو صداقت کے حلقے سے نکال سکتا ہوں۔ جس کو خدا اس حلقے میں لے آیا ہے۔ اور واقعہ میں جو شخص صداقت سے ابتک الگ ہے۔ اس کی خاطر کیسے اس شخص کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ جس کو خدا اس کی نیکی کے باعث حق کی طرف لے آیا ہے۔ یہ کیا عذر ہوتا ہے۔ کہ فلاں کو نکال دو تو ہم مانینگے۔ کیا اگر یہ سلسلہ سچا ہے۔ تو اس شخص کے اس میں ہونے سے یہ جھوٹا ہو جائیگا۔ اگر یہ سچا ہے۔ تب تو ہر حال سچا ہے۔ اور اگر سچا نہیں تو بہر حال سچا نہیں۔

بعض لوگوں کو فساد کرانے میں مزا آتا ہے

پس چونکہ ملکوں کی لڑائی کی طرح ہی افراد کی لڑائی بھی مضر ہوتی ہے۔ اس لئے شریعت اسلام نے ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ انسان خود بھی لڑائی سے بچے۔ اور دوسروں کو بھی لڑائی سے بچائے۔ خود لڑنے والا ایک حد تک معذور کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی نے اس کو گالی دی۔ اس کو غصہ آیا۔ لیکن جو شخص گلی میں سے گذرتا ہُوا اس لڑائی کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے "اور لگا دو چار اس خبیث کو یہ ہے ہی ایسا" وہ زیادہ یہ موقعہ تھا۔ کہ وہ خیال کرتا۔ کہ مجھے اس موقعہ سے ثواب لینا چاہیئے۔ اور اس لڑائی کو بند کرا دینا چاہیئے لیکن جو بند کرانے کی بجائے لڑائی کو اور بھڑکاتے ہیں اور فریقین میں سے جس کی طرف ہوتے ہیں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں۔ اُدہر ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے کو گالیاں دیتے یا اس کو اور مارنے کی تحریک کرتے ہیں۔ یا کہتے ہیں "اے اج دی گل اے" "اے تاں پہلوں بھی تینوں گالیاں دیندا اے"

اور خود تماشہ دیکھتے ہیں۔ وہ سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ان کا فعل امن کو درہم برہم کرنیوالا ہوتا ہے بعض لوگ ایک اور طریق اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً دو شخصوں میں لڑائی ہے۔ ایک سے بات سنکر دوسرے کے پاس جا لگاتے ہیں۔ اور دو چار اپنی طرف سے اسپر حاشیہ بھی چڑھا دیتے ہیں۔ غرض کئی طریق سے لوگ فتنہ کراتے ہیں لیکن اسلام فتنوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ قرآن مؤمنوں کو بھائی بھائی بتاتا ہے۔ جس طرح بھائیوں کی حالت ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی ہونی چاہیئے۔ اگر کہیں لڑائی کے سامان ہوں۔ تو ان کو دور کرا دینا چاہیئے تمہارے ہاتھوں میں مٹی کے تیل کے برتنوں کی بجائے پانی کے برتن ہونے چاہیئیں۔ جن سے آگ بجھے۔ آگ سے کھیلنے والے نادان ہوتے ہیں۔ اس سے بچنے میں سلامتی اور کھیلنے میں جان کا خطرہ ہے۔ شیر کے پنجرے کو اس لئے کھولنا کہ وہ سامنے کھڑے ہوئے دشمن کو کھا لیگی۔ نادانی ہے۔ کیونکہ اس کو تو کھا ہی لیگا۔ مگر کھولنے والا شیر سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔

افراد کی لڑائی بھی ملکوں کی لڑائی بن جاتی ہے

یاد رکھو۔ دو کی لڑائی دو کی نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے تعلقات کے لحاظ سے بہت سے لوگوں کی لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً دو شخصوں میں لڑائی ہے۔ دونوں کے جس قدر رشتہ دار اور رشتہ داروں کے رشتہ دار ہوں گے۔ جو سینکڑوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ ان سب میں لڑائی ہوگی۔ اور اس طرح افراد کی لڑائی خاندانوں۔ محلوں۔ شہروں اور ملکوں تک پہنچ جائیگی۔ تو چھوٹے فساد بڑے نتائج پیدا کرتے ہیں۔

انجمنیں بناکر صلح کراؤ

اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہر قسم کے فساد اور فتنوں کو منع کیا ہے۔ اور قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ مؤمنوں کو چاہیئے۔ کہ انجمنیں بنا بناکر فساد اور فتنوں کو دور کریں فرمایا۔ لاخیر فی کثیر من نجواھم الامن امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس۔ سوائے اس قسم کی انجمنوں کے اور کوئی انجمن ٹھیک نہیں کہ مشورے ہوں نیکی کے کاموں کے لئے۔ یا غرباء میں صدقہ بانٹنے کے لئے۔ غرباء کی مدد کے لئے۔ یا لوگوں کی اصلاح اور ان میں آپس میں صلح کرانے کے لئے۔ ایسے مشورہ کرنا مفید ہے۔ پس یہ ایک ایسی ضروری بات ہے۔ کہ اس کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے۔ اس لئے میں خاص طور پر جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہم جہانتک ہو سکے۔ لڑائی سے بچیں نہ صرف خود بچیں۔ بلکہ دوسروں کو بچائیں اور لڑائی کا موجب نہ بنیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص تیر پھینکتا ہے اور وہ تیر رستہ میں ہی گر جاتا ہے لیکن دوسرا شخص اٹھا کر اس شخص کے سینہ میں چبھو دیتا ہے۔ جس کی طرف تیر مارا گیا تھا۔ ایک شخص گالی دیتا ہے۔ اور وہ اس تک نہیں پہنچی۔ جس کو دی گئی تھی۔ مگر ایک دوسرا شخص اس کو اس تک پہنچا دیتا ہے اور فساد کا موجب بنتا ہے۔

تمہارا فساد کے موقعہ پر پہنچنا خدا کیطرف سے تمہارا امتحان ہے

پس یاد رکھو کہ اگر تم فساد کے موقعہ پر پہنچ گئے ہو۔ تو یہ مت سمجھو کہ تم اتفاقاً پہنچے ہو۔ بلکہ قدرت نے تم کو اسلئے پہنچایا ہے کہ تمہارا امتحان لیا جائے۔ اور یا تم عذاب اور غضب الٰہی میں پھنسو یا تم خدا کی رحمت کے انعام پاؤ۔ اگر تم فساد کے بھڑکنے کا موجب بنتے ہو۔ تو تم عذاب اور غضب الٰہی کے مستحق ہوگے۔ اور اگر اس فساد کو رفع کراتے ہو۔ تو تم اللہ تعالےٰ کے انعام کے مستحق بنتے ہو اور یاد رکھو۔ خدا کے فضل اور انعام سے کوئی مستغنی نہیں ہو سکتا حضرت موسیٰ کہتے ہیں کہ خدایا ہر ایک خیر جو تیری طرف سے ہو میں اس کا محتاج ہوں۔ پس تم موسیٰ تو نہیں ہو۔ اس لئے بہت زیادہ محتاج ہو۔ موسیٰ تو موسیٰ خدا کے فضل کے محتاج آنحضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

فتنہ گناہ بے لذت ہے

پس ہمیشہ فتنہ کے موقعہ پر ایسی بات کرو جس سے فتنہ دور ہو۔ فتنہ کی آگ مت بھڑکاؤ۔ فتنہ بھڑکانا ایک گناہ بے لذت ہے۔ چور اور ڈاکو اپنی شرارت سے مال پاتے ہیں۔ مگر فتنہ انگیزی کا کچھ بھی فائدہ نہیں فتنہ انگیز کے لئے لعنت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے موقعہ پر جو جذبہ پیدا ہو اس کو دبانا چاہیئے۔ کیونکہ فساد کا اثر دور دور تک پہنچتا ہے۔

صحابہ میں فتنہ ڈلوانے کی کوشش صحابہؓ کی احتیاط

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سالہا سال کی محنت کے بعد عرب میں اسلام پھیلایا اور عرب کے جنگجوؤں میں صلح کرائی۔ مگر فساد ڈلوانے والے فساد ڈلوانے کی تاک میں رہتے تھے۔ ایک جنگ کے موقعہ پر مسلمانوں کا لشکر ایک مقام پر اترا۔ ہر ایک شخص کی کوشش تھی۔ کہ وہ پانی پہلے لے۔ اسپر دو شخصوں میں کچھ بات بڑھ گئی۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافقین کے سردار کو پتہ لگا۔ وہ دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہا۔ کہ یہ مکہ سے بھوکے مرتے آئے تھے۔ ہم نے جگہ دی تو آج ہمیں کو آنکھیں دکھاتے ہیں اچھا مدینہ چلکر زیادہ عزت والا ذلیل کو نکال دیگا۔ زیادہ عزت والا خود بنا۔ اور ذلیل نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ کسی شخص نے آنحضرت کو اس فساد کی اطلاع دی۔ آپ کے پاس عبداللہ کا بیٹا جو مؤمن تھا۔ گیا اور کہا کہ میرے باپ کی بڑی غلطی ہے۔ اور اس کو شاید آپ قتل کی سزا دیں۔ جو ٹھیک ہے۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھ کو حکم دیں کہ میں اس کو قتل کردوں کیونکہ اگر آپ نے کسی اور شخص کو حکم دیا۔ اور اس نے قتل کیا۔ تو مجھ کو ممکن ہے کبھی وقت ضعف ایمانی کے ابتلا آئے۔ اور میں اس کو باپ کا قاتل سمجھ کر اس کے خلاف ہاتھ اٹھا بیٹھوں۔ تو دیکھو وہ کیسے لوگ تھے۔ اور فتنہ سے بچنے کے لئے کتنی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہ انھوں نے بہت جلد سرانجام دیا۔ ہماری جماعت کے ذمہ بھی ایک کام ہے اسلئے اسے بھی ہر قسم کے فتنہ سے ڈرنا چاہیئے۔ میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ فتنہ کو مٹانے والے بنو۔ فتنہ بھڑکانے والے نہ بنو۔ تم پانی کا کام کرو۔ تیل کا کام نہ کرو۔ تاکہ آپس میں محبت و پیار بڑھے۔ اور تم ثواب کے مستحق بنو۔ یہاں انعام کام پر ملتا ہے۔ اگر تمہارے کام کا نتیجہ اچھا ہوا۔ تو انعام کے وارث ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس بات کے سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین ۔

جرائم کی جڑ

"جس قدر جرائم۔ معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہیں ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے"۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

عذر نامعقول

مولوی محمد علی صاحب کی تحریر کے متعلق

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ ہم نے ایک ٹریکٹ بنام "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقیدہ" شایع کیا۔ اور اسمیں خود مولوی محمد علی کی تحریروں سے ثابت کیا کہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبی بن سکتا ہے۔ اور مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ منجملہ منقولی دلائل کے ایک دلیل یہ تھی کہ

This movement holds that the Holy Prophet is the seal of prophets and no other prophet can appear after him except one who is spiritually his disciple and who receives the gift of prophecy through him. It is only a true muslim who walks in the footsteps of holy Prophet that can become a prophet.

Page 25. Ahmad, the Promised messiah by mohammad Ali M. A

(ترجمہ حسب ذیل ہے)

ختم نبوت کے صحیح معنی

سلسلہ احمدیہ مانتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک شخص کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے اور انعام نبوت آپ کے ذریعہ سے پاتا ہے۔ یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے جو نبی مقدس کی پیروی کر کے نبی بن سکتا ہے"

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ مولوی محمد علی یا ان کے ہم خیال کوئی عذر معقول پیش کرتے۔ مگر انھوں نے وہی کیا۔ جو کج دل لوگ کیا کرتے ہیں۔ یعنی انگریزی کے ترجمہ میں جو یہ جملہ آیا ہے کہ:

"آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے"

اسپر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ یہ ترجمہ ہی غلط ہے۔ ہم نے پوچھا کیا غلطی ہے۔ تو کہا کہ "سوائے اس ایک کے" کی بجائے "سوائے اس کے" چاہیئے تھا۔ کیونکہ ایک لفظ سے صرف ایک خاص فرد سمجھا جاتا ہے۔ اور مولوی صاحب کی عبارت میں لفظ one ہے۔ جس کے معنے anyone کے ہیں۔ یعنی کسے باشد۔ اس اعتراض کو سنتے ہی ہمیں ڈوبتے کو تنکے کے سہارے کی ضرب المثل یاد آگئی۔ اور اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہی امر ہے۔

جو شخص عقل سے کام لیگا۔ اور غور سے ترجمہ کو پڑھیگا وہ بیغامی اعتراض کو ضرور لغو قرار دیگا۔ کیونکہ ہم نے اصل عبارت دیکر نیچے ترجمہ دیا ہے۔ جو لفظی ترجمہ ہے۔ اور ساتھ ہی مدعا تحریر صحیح طور پر بامحاورہ اردو میں ادا کرتا ہے اور ترجمہ سے ہرگز یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ صرف ایک ہی فرد نبی ہو سکتا ہے۔ بلکہ صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہر شخص نبی ہو سکتا ہے۔ جو سچا مسلمان ہو۔ اور صحیح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کی پیروی کرنے والا ہو۔ تاہم بیغامی اعتراض کو تنزلاً تسلیم کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ جب ان کے نزدیک ایک فرد خاص بھی نبی نہیں ہے۔ تو اور کوئی دوسرا نبی کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور اگر واقعی کوئی نبی بن سکتا ہے۔ تو پھر ہمارا کیا قصور ہے۔ جو ہم ختم نبوت کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ اب نبی ہو سکتا ہے۔ اور مسیح موعود نبی اللہ ہے۔

ہمارے خیال میں کج دل لوگوں کا اعتراض ایک طرف تو ان کے زیغ قلب کی شہادت ہے۔ اور دوسری طرف وہی اعتراض انکو ملزم ٹھہرا رہا ہے۔ کیونکہ اصل بحث تو ختم نبوت کے معنوں پر تھی۔ اور "ختم نبوت کے صحیح معنوں" کے عنوان سے ہی ہم نے انگریزی کی عبارت کا ترجمہ دیو ٹریکٹ کیا ہے۔ اور معترضین خود تسلیم کرتے ہیں کہ انگریزی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص جو روحانی طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا شاگرد ہو نبی بن سکتا ہے۔ تو اب مولوی محمد علی کا غیر احمدیوں کے سامنے بار بار ختم نبوت کے بہانہ سے یہ کہنا کہ اب کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ ہمارے نزدیک۔ یہ مولوی محمد علی صاحب کا اپنے سابقہ عقائد سے ارتداد ہے۔ ہمارے معنے چاہے غلط ہوں۔ مگر مولوی محمد علی اعتراض کی زد سے بچنے کی بجائے اور زیادہ پھنس گئے اور یہ ان کے نادان دوستوں کی ان پر مہربانی ہے۔ ورنہ جب مولوی محمد علی سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ترجمہ غلط ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ میں اب کوئی رائے نہیں دیتا۔ ریویو میں اس کا ترجمہ شایع ہو چکا ہے۔ وہاں سے دیکھ لیا جاوے۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا صرف اس غرض سے تھا کہ ان کا پیچھا چھوٹ جائے۔ ورنہ سیدھے سادے الفاظ ہیں۔ اور ان کا ترجمہ سیدھے لفظوں میں تھا۔ اگر مولوی صاحب کو ترجمہ غلط معلوم ہوتا۔ تو وہ فوراً کہدیتے۔ کہ یہ غلط ہے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہ ان کی دانائی ہے۔

اس ٹریکٹ کا جواب دیا جائے

بلکہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ اس کا جواب ہو ہی کیا سکتا ہے۔ بقول بعض غیر احمدیاں یہ فرمایا کہ اس ٹریکٹ کا جواب ہی نہ دیا جائے۔ اور ہمارے نزدیک یہ مولوی محمد علی صاحب کی کمال دور اندیشی ہے۔ ورنہ وہ ذرا چون و چرا کر کے دیکھ لیں۔ ان کی پردہ دری کیسے ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ ان کے نادان دوست انکی پردہ دری کرا ہی چھوڑیں۔

بے جا وکالت

چنانچہ ماہ گذشتہ میں جب کہ حضرت حافظ روشن علی صاحب نے اپنے لیکچر ختم نبوت کے دوران میں اس حوالہ کو پیش کیا۔ تو اس کا یہ اثر ہوا کہ بابو عبد الرحمن صاحب احمدی جو مولوی محمد علی صاحب کے لیکچر کے وقت صدر جلسہ تھے۔ ان کو اس حوالہ کے جواب دینے کی ضرورت خاص طور پر معلوم ہوئی۔ اور جب ہم نے پبلک کو اعتراضات کا موقعہ دیا۔ تو بابو عبد الرحمن صاحب نے کہا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب نے یہ لکھ دیا ہے۔ تو کیا ہوا۔ جبکہ احمدی جماعت کے فلاں فلاں شخص نے حضرت مرزا صاحب کے مدارج یعنی محدث لکھا ہے۔

وکیل پر جرح

حافظ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کے وکیل

کو یہ برجستہ جواب دیا کہ ہم نے تو مولوی محمد علی کی عبارت پیش کی ہے۔ جسمیں صاف طور پر نبی لکھا ہے نہ محدث یا نبی بمعنی محدث۔ اگر مولوی محمد علی نے اپنی ان تحریروں میں جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں انھوں نے شایع کی ہیں۔ کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ نبی سے مُراد محدث ہے۔ یا کبھی حضرت مسیح موعود کو محدث انھوں نے لکھا ہے۔ تو آپ پیش کریں۔ ہم مان لینگے۔ لیکن جبکہ وہ نبی اللہ نبی اللہ لکھے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ بھی محدث نہیں لکھتے۔ تو آپ کا عذر قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ رہا یہ کہنا کہ فلاں۔ فلاں نے محدث یا نبی بمعنے محدث لکھا ہے سو اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں۔ فلاں۔ فلاں نے جو کچھ لکھا۔ وہ اس کے ذمہ وار ہیں۔ ممکن ہے انھوں نے غلطی کی ہو۔ ہم ان کے جواب دہ نہیں ہیں۔ ہاں اگر آپ حضرت میاں صاحب خلیفۃ المسیح کی بھی کوئی ایسی تحریر پیش کر سکتے ہیں۔ تو پیش کریں۔ ہم قائل ہو جائینگے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ مولوی محمد علی کی اس تحریر کا کیا مطلب ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ مولوی سرور شاہ صاحب نے جو محدث لکھا ہے۔ کیا مولوی سرور شاہ صاحب نے مولوی محمد علی کی تحریر کی کوئی تفسیر لکھکر پیش کی ہے جو آپ مولوی محمد علی کا مذہب ثابت کرنے کے لئے مولوی سرور شاہ صاحب کا قول پیش کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو یہ سوال از آسمان جواب از ریسمان والا معاملہ ہے۔

حضرت حافظ صاحب کا جواب سننے کے بعد پھر کسی کو جراُت نہیں ہوئی۔ کہ وہ ایسی بے محل اور غلط وکالت کرتا۔ مگر اس لئے کہ تا اس گروہ کی رہی سہی ہمت بھی ٹوٹ جاتے ہم انگریزی کی زیر بحث عبارت پر تھوڑی سی اور روشنی ڈالتے ہیں۔

پراوقٹ مولوی محمد علی اور ان کے ہم خیال عوام الناس کو یہ مغالطہ دینے کی کوششیں کرتے ہیں کہ ہم نے تو پرافٹ (Prophet) لکھا ہے۔ اور یہ لفظ بہت عام ہے۔ اس کے معنی نبی کے بھی ہیں۔ اور معمولی خواب بین کے بھی ہیں۔ لہذا لفظ (Prophet) سے مُراد محدث ہی سمجھنا چاہیئے۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عذر بالکل نامعقول ہے۔ کیونکہ اس عبارت میں لفظ Holy Prophet دو دفعہ اور مطلق Prophet تین دفعہ آیا ہے۔ اور ایسی طرح استعمال ہوا ہے۔ کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کبھی موقعہ پر بھی اس کا ترجمہ محدث ہو سکے کیا Seal of Prophet کے یہ معنے ہیں کہ محدثوں کی مُہر یا نبیوں کی مُہر۔ اگر اس کے معنے نبیوں کی مُہر کے ہیں۔ اور یقیناً اس کے یہی معنے ہیں۔ تو اس کے بعد جتنی دفعہ بھی اس سے کسی فرد کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔ وہ نبی ہی ہو گا۔ کیونکہ مستثنیٰ ہمیشہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہی ہوتا ہے۔ کبھی اسکے خلاف نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی کہے۔ کہ اب کوئی بادشاہ نہیں ہو گا۔ سوائے زید کے تو۔ اس فقرہ کے سوائے اسکے کچھ معنے نہیں ہیں۔ کہ زید بادشاہ ہو گا۔ ٹھیک اسی طرح یہ کہنا کہ اب کوئی نبی نہیں ہو گا۔ سوائے ایک کے۔ اسکے یہی معنے ہیں کہ ایک نبی ہو گا۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ نبی سے یہاں مراد محدث ہے، تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جملہ "اب کوئی نبی نہ ہو گا" میں بھی نبی سے مُراد محدث ہی ہے۔ کیونکہ "ایک" اسی جملہ میں سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اور اگر ہماری بات تسلیم نہ کی جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ اب کوئی نبی نہ ہو گا۔ سوائے ایک محدث کے۔ اور اس صورت میں "ایک محدث" نبی ہو جائیگا۔ لیکن یہ کلام پاگلوں کی ہو سکتی ہے نہ عاقلوں کی۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی سے پُوچھے۔ کہ بھائی آم بھی ہیں۔ اور وہ جواب دے کہ آموں میں سے اب صرف ایک خربوزہ باقی ہے۔ تو سوائے اس کے کہ پُوچھنے والا اُسے پاگل سمجھ کر چل دے۔ اور کیا کر سکتا ہے۔ بعینہٖ یہ مثال ان لوگوں کی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اب نبی تو ختم ہو گئے۔ سوائے ایک محدث کے۔

اب آؤ ہم اس انگریزی میں ترجمہ کے لفظ محدث لگا کر دیکھیں اگر وہ لگ گیا۔ تو ہم مان لینگے۔ کہ یہاں نبی سے مُراد محدث ہی ہے۔ دیکھو اب اس صورت میں ترجمہ حسب ذیل ہو گی۔

"سلسلہ احمدیہ مانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی محدث نہیں آسکتا۔ سوائے ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے اور انعام نبوت آپکے ذریعہ سے پاتا ہے یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے جو نبی مقدس کی پیروی کرکے محدث بن سکتا ہے"

اب دیکھو کہ اُوپر کے معنوں کی رُو سے مولوی محمد علی کی عبارت کیسی بے معنی ہو گئی۔ اس ترجمہ کی رُو سے تو ماننا پڑے گا۔ کہ پہلے محدث تو بغیر اتباع کسی نبی کے ہوتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں۔ اس لئے اب محدث اتباع نبوی سے ہونگے۔ گویا ختم نبوت کا کمال یہ ہے۔ کہ آنحضرت ؐ کی پیروی سے محدث بن سکتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خود فرماتے ہیں۔ کہ بلا شبہ تم سے پہلی اُمتوں میں محدث گذرے ہیں۔ اور میری اُمت میں اگر کوئی ہوا تو وہ عمر ہیں۔ پس اب محدثوں کا ہونا کوئی ایسا کمال نہیں۔ جو پہلے نہ تھا۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بے معنی ہو گیا۔ پس نبی کا ترجمہ محدث محض غلط ہے۔

اعتذار اُوپر کی بحث ایسی بحث ہے۔ کہ جس کو پڑھ کر صاحب علم مجھے تضیع اوقات کا الزام دیں تو کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ خود میرے ہی دل میں یہ بحث ایسی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں نے مجبوراً یہ بحث لکھی ہے کیونکہ جن کے سمجھانے کے لئے یہ بحث ہے وہ ایسے بزرگ ہیں کہ شاید وہ اتنی موٹی بات کو اب بھی نہ سمجھیں۔ اسلئے ناظرین کرام سے میں معافی چاہتا ہوں۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

خاکسار:۔ عمرالدین احمدی ۔ شملہ

عُمدہ موقع

یکم نومبر ۱۹۲۰ء سے اخبار کی قیمت میں ایک روپیہ سالانہ کا اضافہ ہو جائیگا۔ لیکن جو صاحب اس تاریخ سے قبل خریدار بن جائینگے۔ ان سے چھ روپیہ ہی سالانہ قیمت لی جائیگی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے احباب فوراً خریدار بن جائیں ۔

(مینیجر)

خاتم النبیّین کے معنی
مولوی محمد احسن صاحب کے نزدیک

فروری ۱۹۰۸ء میں ایک خطبہ جمعہ مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی موجودگی میں پڑھا جو اخبار بدر ۱۳۔ فروری ۱۹۰۸ء میں اس طرح شائع ہوا۔ ہے:

"سید محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر پڑھا۔ اور فرمایا کہ اس سے پہلے جو الذین یبلغون رسلٰت اللہ وارد تنزیل ہے۔ اس میں یبلغون جو استقبال کو بھی شامل ہے۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ وحی و الہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہے گا اور ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالیں دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کے لئے مخصوص ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہوگئے۔ اب کوئی درجہ باقی نہیں۔ جو کسی اور کو دیا جائیگا۔ اور ان کو نہیں دیا گیا:۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک حدیث ہے کہ ثم تکون الخلافۃ علےٰ منہاج نبوۃ۔ جسمیں صاف اشارہ ہے۔ کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا۔ پھر اس کے بعد سکوت فرمایا۔ آپنے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت الیٰ اخرہ پڑھ کر یہ سمجھایا کہ اس میں پیشگوئی تھی۔ کہ امت محمدیہ میں بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی۔ کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ حالانکہ حق بات یہی ہے۔ جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدی (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا قرآن مجید میں ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصٰلحین۔ اب اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے صدیق۔ شہید اور صالح ہو جاتا تو سب جانتے ہیں۔ مگر نبی ہونا کیوں ناممکن جانتے ہیں حالانکہ من النبیین اسی آیۃ میں مذکور ہے۔"

یہ وہ عقیدہ ہے جو مولوی محمد احسن صاحب نے امام حکم و عدل کے روبرو بیان کیا۔ اور قرآن و حدیث اور حضرت عائشہ رضی کا قول اس کی تائید میں پیش کیا۔ اور وہ آیت انعم اللہ من النبیین الخ کے متعلق لوگوں پر تعجب کرتے تھے۔ کہ اس آیت خداوندی کے ماتحت جب صدیق وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ تو نبی کیوں نہیں ہو سکتے یہی سوال تعجب سے اب مولوی صاحب پر وارد ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت سے کیوں انکار کرتے ہیں کیا اس آیت کا کوئی حصہ اب منسوخ ہو گیا ؟

خاکسار:۔ محمد نصیب۔ ہیڈ کلرک۔ قادیان۔

موصیوں کو اطلاع

وصیت کنندگان جنہوں نے وصیت کرنے کے بعد اپنی سکونت کو تبدیل کر لیا ہو۔ وہ موجودہ سکونت کا پتہ دفتر مقبرہ بہشتی میں بھیجدیں۔ جس کا نمونہ ذیل ہو۔

نمبر وصیت۔ نام موصی معہ ولدیت۔ سکونت سابقہ سکونت حال۔ ملازمت کی صورت میں نام عہدہ۔ تنخواہ۔

افسر بہشتی مقبرہ قادیان

ضرورت ہے

ہمیں قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے کام کے لئے جس کا پہلا پارہ شایع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی کے درس قرآن کے مکمل نوٹوں کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ دے سکیں تو ہمیں اطلاع دیں اگر وہ فروخت کرنا چاہیں۔ تو مناسب قیمت دیدی جائیگی ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ استعمال کے بعد واپس کر دئے جائیں۔

خاکسار:۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔

فہرست مضامین "الفضل"
از یکم جولائی سنہ ۱۹۱۹ء تا ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۰ء

الفضل نمبر ۲۷ مورخہ ۱۱۔ اکتوبر کے ساتھ بطور ضمیمہ فہرست مضامین الفضل جلد ۷۔ تمام خریداران الفضل کی خدمت میں پہنچا دیگئی ہے۔ یہ فہرست جس قابلیت و محنت کے ساتھ ایڈیٹوریل سٹاف نے تیار کی ہے۔ اس کے لئے مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ تمام مضامین جو الفضل میں شایع ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان کے مندرجہ ذیل حصے کر دئے گئے ہیں:۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح کے مضامین۔ خطبات۔ تقریریں۔ (۲) اپنی جماعت کے متعلق مضامین (۳) غیر مبایعین کے متعلق مضامین۔ (۴) غیر احمدیوں کے متعلق مضامین (۵) عیسائیوں کے متعلق مضامین۔ (۶) آریوں اور سناتنیوں کے متعلق مضامین۔ (۷) مختلف مذاہب کے متعلق مذاہب (۸) متفرق مضامین (۹) منظومات (۱۰) بیرونی ممالک میں تبلیغ (۱۱) النظر

پھر ہر عنوان کی ماتحت تمام مضامین کو بہ ترتیب حروف ابجد اخبار کے نمبر و صفحہ کے حوالے کے ساتھ درج کیا ہے۔

ایسی فہرست الفضل کی جلد کے ساتھ لگا ئی جائیگی۔ تو نہایت مفید ثابت ہوگی۔ امید ہے کہ ہمارے احباب اس سے فائدہ اٹھائینگے اور اپنے اپنے مکمل فائل جلد کرالیں گے۔ اور جو صاحب حال ہی خریدار ہوئے ہیں۔ وہ بھی پچھلی جلدیں منگوا کر ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جلدیں چھ روپے کے حساب دی جائینگی۔ مگر متفرق مختلف پرچے دینے کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ کئی نمبر ختم ہو چکے ہیں۔ اور نصف جلد دینا بھی دشوار ہے۔ البتہ مکمل جلد بڑی خوشی سے دیجا سکتی ہے یہ موقعہ ہے بعد میں یہی جلدیں آپ کو دگنی سہ گنی قیمت پر بھی نہیں ملینگی۔ الفضل کی پہلی جلد جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایڈیٹری میں مرتب ہوئی ہے موجود ہے اور صرف ساڑھے چار روپے میں ہم دیدیتے ہیں۔ اسمیں اسلام کی صداقت مسیح موعود کی صداقت پر بہترین مضامین شائع ہوئے تھے۔ بلکہ صحیح البخاری سے جو سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے لکھنی شروع کی تھی۔ وہ بھی مفت مل سکتی ہے۔

"مینیجر الفضل"

ہندوستان کی خبریں

علی گڈھ کالج میں ہلچل

مسٹر گاندھی، مسٹر شوکت علی و مسٹر محمد علی کے علیگڈھ پہنچنے پر کالج کے طلباء میں ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ طلباء نے پرنسپل ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنا خطاب اور پراونشل کونسل کی متوقع نامزدگی سے دست بردار ہو جائیں۔ اور ایک جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ اگر ٹرسٹی بورڈ ۲۹ر اکتوبر تک کالج کو یونیورسٹی سے غیر ملحق نہ کرے یا سرکاری امداد بند نہ کی جائے۔ تو طلبائے کالج، کالج کو مرکزی خلافت کمیٹی کی سرکردگی میں ایک قومی منتظم جماعت کی صورت دیکر اور طلبائے کالج کو خلافت کمیٹی کی اشاعت کا کام سکھانے میں تمام ممکن ذرائع سے کام لینگے۔

پرنسپل صاحب نے ایک خاص چٹھی کے ذریعہ طلباء کالج کے سرپرستوں اور والدین کو پیش آمدہ حالات سے آگاہ کرنے کے لئے توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ فوراً علی گڈھ پہنچیں اور اپنے لڑکوں کو جنھوں نے موجودہ نظام کالج سے آزاد ہونے کا نوٹس دیدیا ہے۔ اپنی نگرانی میں لے لیں۔

ہمیں ایک ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جلسہ میں مسٹر گاندھی سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ کیا صرف علی گڈھ کالج کی گرانٹ بند کی جائیگی یا ہندو یونیورسٹی کی بھی۔ مسٹر گاندھی نے کہا۔ امید ہے۔ ہندو یونیورسٹی بھی گرانٹ بند کر دیگی۔ لیکن علی گڈھ کالج کو اس معاملہ میں راہ نما بننا چاہیئے۔

احمدی طلباء کے کالج بالکل الگ ہیں۔ اور جلسہ کے دن صرف وہی کالج میں گئے۔

خلافت کا کام پس پشت ڈالدیں

علی گڈھ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ ٹرکی مصائب کا ذمہ دار صرف انگلستان ہے اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ خلافت کے کام کو پس پشت ڈال دیں اور ہندوستان کو آزاد کرانے کی کوشش کریں۔

ریلوے کا کرایہ بڑھنے والا ہے

انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کے اجلاس شملہ کے چیئرمین نے کہا کہ مالی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے شرح کرایہ و مال گاڑی میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ تجویز زیر غور ہے۔ عنقریب فیصلہ ہو گا۔

کنچن جنگا پر چڑھنے کی کوشش

مسٹر ریبرن اور مسٹر سی کیرو نورڈ ۲۔ ستمبر ۱۹۲۰ء دارجیلنگ سے کنچن جنگا پر چڑھنے کے لئے جو دنیا میں سب سے اونچی چوٹی ہے۔ روانہ ہوئے۔ انھوں نے جنوب مغرب سے چڑھائی کی آفاقی تودوں کو دریافت کیا۔ اس جانب سے چڑھائی مشکل اور خطرناک معلوم ہوئی۔ اور زیادہ اونچا نہ جایا گیا۔ کیمپ زیادہ سے زیادہ بیس ہزار فٹ بلندی پر نصب تھا۔ حال ہی میں پارٹی ایک برفانی درہ سے دارجیلنگ واپس آئی جو تقریباً ۱۸ ہزار فٹ بلند ہے۔

مسٹر بونس کو زخم

شملہ ۱۴۔ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انڈر سکرٹری مسٹر بونس گذشتہ رات ایک کھڈ میں گر پڑے۔ جس سے انکی کھوپڑی ٹوٹ گئی۔

مسلمانوں کو حاکم صوبہ کی نصیحت

سر فرینک سلائی نے مسلمانوں کے ایک ایڈریس کے جواب میں یہ اعتماد ظاہر کیا کہ مسلمانان برار اس فضول ایجی ٹیشن کے اثر میں نہ آجائینگے۔ جسے بعض ایجی ٹیٹروں نے جاری کیا ہے۔ اور یہ سمجھ لینگے۔ کہ ان لوگوں کی بری رائے کی پیروی کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ ہو گا۔ کہ آئندہ ان کی قوم کو نقصان پہنچ جائے۔ ملک معظم کی وفاداری اور سکیم اصلاحات کی حمایت ہی مسلم ترقی کی حقیقی راہ ہے۔

صدر کانگرس ناگپور کا انتخاب

استقبالیہ کمیٹی کے صدر سیٹھ جمنا لال اور صدر مسٹر وجے راگھو آچاریہ منتخب ہوئے۔

سیوا سمتی لاہور کا افتتاح

۱۴ر ماہ اگست کو لاہور کے بریڈلا ہال میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں سیوا سمتی کی ضرورت پر لالہ صاحب اور دیگر چند لوگوں نے تقریریں کیں۔ لالہ صاحب نے بتایا کہ ہمیں سیوا سمتی کی ضرورت ہے۔ جو ہر پبلک موقعہ پر ہمیں پولیس کی امداد سے مستغنی کردے۔ اور اس میں پولیس کی تعداد کے برابر والنٹیر ہونے چاہئیں۔ اختتام جلسہ پر بہیں نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔

جہاز خشکی پر چڑھ گیا

کلکتہ ۱۴۔ اکتوبر۔ برہما پیل سٹیمر اگھورا جبکہ ہگلی میں اوپر کی طرف آرہا تھا۔ تو خشکی پر چڑھ گیا۔ خبر سنتے ہی امداد روانہ کی گئی۔

بمبئی میں کونسل کے انتخابات

بمبئی ۱۳۔ اکتوبر۔ بمبئی کے دو غیر مسلم حلقوں کی طرف سے سر چنی لال سیتلواد اور مسٹر جمنا داس دوار کا داس بلا مقابلہ ہندوستان کی قانونی کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ ایک مسلمان حلقہ کی طرف سے مسٹر بررو والا بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ دو یورپین حلقوں کی طرف سے مسٹر ریجنالڈ آرتھر سپنس اور مسٹر ایڈون سوین پرائس بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ صوبہ بمبئی کی کونسل کے لئے یورپین حلقہ کی طرف سے مسٹر ایڈی مین بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ مسلم حلقوں کی طرف سے صرف دو امیدوار مسٹر ابراہیم سلیمان حاجی اور مسٹر حویلی والا ہیں۔ یہ بھی بلا مقابلہ منتخب ہو جائینگے۔

کونسلوں کے لئے کشمکش

بمبئی ۱۵۔ اکتوبر۔ گجرات کے علاقوں میں نتائج نامزدگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کونسلوں کی رکنیت کے لئے خوب کشمکش ہو رہی ہے مسلمانوں کی دو نشستوں کے لئے چھ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ اخبارات میں ذمہ دار اشخاص کی طرف سے شکایت ہو رہی ہے کہ کم از کم بمبئی شہر کی فہرست رائے دہندگان تیار کرنے میں بہت لاپرواہی برتی گئی ہے۔

کشمیر و بڑودہ کے آیندہ ریذیڈنٹ

شملہ ۱۴ر اکتوبر۔ لفٹنٹ کرنل ونڈہام ریذیڈنٹ بڑودہ مختصر سی رخصت پر جا رہے ہیں۔ فروری میں وہ لفٹنٹ کرنل جیرمین کی جگہ ریذیڈنٹ کشمیر ہونگے۔ لفٹنٹ کرنل جیرمین نومبر میں رخصت سے واپس آنے پر ریذیڈنٹ بڑودہ مقرر ہونگے۔

پنڈت رام نرائن کو تین سال کی قید

پنڈت رام نرائن ہری جن پر خلافت کے متعلق تقریر کرنے کے باعث زیر دفعات ایک سو چوبیس اے اور ایک سو ترپن مقدمہ چل رہا تھا۔ ۱۲۔ اکتوبر کو فیصلہ سنا دیا گیا۔ اور تین سال قید کی سزا دی گئی۔

نوشہرہ میں آتشزدگی

۱۴۔ ۱۵۔ اکتوبر کی درمیانی شب میں ایک دکان کو آگ لگ گئی۔ اسوقت ہوا زوروں پر تھی۔ جس سے آگ جلد پھیل گئی اور ۱۷ دوکانیں اور

ممالکِ غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

مسئلہ آئرلینڈ کا قطعی اور آخری فیصلہ لنڈن ۱۳ ؍ اکتوبر ۔ گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے کہ آئرلینڈ کے ہوم رول کے متعلق ان کے ارادہ کا باضابطہ اظہار بہت جلد ضروری ہے ۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵ ؍ اکتوبر کو مسودہ ہوم رول پر کمیٹی میں غور کیا جائیگا ۔ سر ہمیر گرین ووڈ نے بیان کیا کہ مسودہ کو فیاضی سے توسیع دی جائیگی ۔ تاکہ مسئلہ آئرلینڈ کا آخری اور قطعی فیصلہ ہو جائے ۔

پولیس موٹر پر حملہ لنڈن ۔ ۱۳ ۔ اکتوبر ۔ ایک پولیس موٹر پر ڈاس کالن سے بالنڈری جاتے وقت فیر کئے گئے ۔ جس سے دو کانسٹبل ہلاک اور تین زخمی ہوئے ۔

گرفتاری کی کوشش میں ہلاک ڈبلن میں پروفیسر کیرولان کے مکان پر فوج نے دھاوا کیا ۔ جہاں دو آدمیوں کے مقیم ہونے کا گمان تھا ایک شخص کو گرفتار کرتے ہوئے فوجیوں پر فیر ہوئے تین افسر اور ایک سولین مارے گئے ۔ اور ایک افسر اور ایک سولین زخمی ہوئے ۔

مشین گنوں سے حملہ لنڈن ۔ ۱۲ ؍ اکتوبر ۔ کاسٹیلڈ ا یر میں موٹر میں ۸ سپاہی بم سے ہلاک ہو گئے ۔ اور کارک میں ۱۵ مسلح آدمیوں نے حملہ کیا تھا جنمیں مشین گنیں اور بم استعمال کئے گئے تھے ۔ اس سے ایک سپاہی ہلاک ہوا اور چھ زخمی ہوئے ۔

آئرلینڈ کو خفیہ امداد لنڈن ۱۴ ؍ اکتوبر ۔ کل لیورپول کے مقام پر ایک جہاز میں سے کچھ اسلحہ برآمد ہوئے ۔ جو آئرلینڈ جا رہے تھے ۔ اس بات پر حکام دم بخود ہیں ۔

ایک دوسرے پر حملے لنڈن ۔ ۱۵ ۔ اکتوبر ۔ ایک زرہ پوش موٹر گاڑی پر مسلح آدمیوں نے حملہ کیا ۔ اور شگافوں میں سے فیر کئے گئے ۔ جس سے ایک شہری ہلاک ہوا ۔ چاہ جبکہ ٹائپوسٹ بازار میں ایک دکان پر چھاپہ مار رہی تھی ۔ شہریوں نے اس پر فائر کئے ۔ جس سے ایک افسر ہلاک ہوا ۔ اور دو سپاہی زخمی ہوئے ۔

بولشویک

رُوس میں کسانوں کی بغاوت علاقہ سارا توف میں کسانوں نے بغاوت کر دی ۔ اور بولشویک فوجیں ابھی تک اسے دبانے میں کامیاب نہیں ہوئیں ۔ سمولینسک کے ضلع میں بھی کسانوں کی بغاوت کی خبر ہے ۔

سوویٹ کی مخالفت کہا جاتا ہے کہ سوشل انقلاب پسند ٹیروں کی پیر یڈو و امارنوف اور شرنوف نجنی نوگوروڈ میں جمع ہوئے ۔ اور انہوں نے سوویٹ کی مذمت کر کے رائے دہندگان کی انجمن کا مطالبہ کیا ۔

کیف خالی کرا لیا گیا وارسا کا ایک پیغام مظہر ہے ۔ کہ یوکرانی باغیوں نے بولشویکوں سے کیف خالی کرا لیا ۔

یوکرانی فوج پر حملے کے ارادے عارضی صلح نامہ کے بعد یوکرانی فوج پر حملہ کرنے کے ارادے سے بولشویک زمورن کا میں جمع ہو رہے ہیں ۔

سائبیریا میں بغاوت لنڈن ۱۳ ؍ اکتوبر ۔ افواہ ہے ۔ کہ گذشتہ چند روز میں تمام رُوس میں بولشویکوں کے خلاف سخت بغاوت رونما ہوئی ۔ لیکن ان افواہوں کی تصدیق ابھی تک سرکاری ذریعہ سے نہیں ہوئی ۔ سائبیریا میں ایک ہزار اشخاص بولشویکوں نے اس لئے گرفتار کئے ہیں ۔ کہ وہ ریلوں اور پلوں کو اڑانے ، بولشویک لیڈروں کو قتل کرنے اور کسانوں کو بغاوت پر ابھارنے کی سازش میں شریک تھے ۔ اس سازش کے لیڈر کولچاک اور اسمینوف کی فوج کے سابق افسر ہیں ۔

بولشویک اور قتل عام سٹاک ہولم ۔ ۱۵ ۔ اکتوبر ہیلسنگ فارس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ بالشویک آرکینجل میں خوف و دہشت پیدا کر رہے ہیں ۔ کئی ذہین لوگ مشین گنوں سے ہلاک کئے گئے ہیں ۔ اور لوگوں کو بلا تخصیص قید کر لیا گیا ہے ۔ جنمیں عورتیں بھی ہیں ۔

عراق عرب

سماوا پر قبضہ بغداد ۔ ۱۴ ؍ اکتوبر ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ؍ اکتوبر کی درمیانی شب کو ایک فوجی دستہ نے سماوا اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر مقام کیا ۔ ۱۳ ؍ اکتوبر کی زبردست لڑائی کا سامنا کرنا پڑا ۔ دشمن اپنے بہت سے ہلاک شدگان چھوڑ گئے ۔ دستہ سماوا میں داخل ہو گیا ۔

عراق عرب میں بدترین مشکلات کا خاتمہ لنڈن ۔ ۱۴ ؍ اکتوبر محکمہ جنگ نے عراق عرب کی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یہ امر واقع ہے ۔ کہ بعض قبائل کاشت کا موسم آجانے کی وجہ سے شورش میں شریک نہیں ہوئے ۔ اور ساتھ ہی برطانی فوج موسم گرما کے ختم ہو جانے سے دگنی ہو گئی ہے ۔ اسلئے یہ خیال درست ہے ۔ کہ بدترین مشکلات کا زمانہ ختم ہو گیا ہے ۔

متفرق خبریں

وسط ایشیا میں ایجی ٹیشن کا دریا موجزن ہے لنڈن ۔ ۱۳ ۔ اکتوبر ۔ گذشتہ رات وسطی ایشیائی سوسائٹی کی سالانہ ضیافت لنڈن میں ہوئی ۔ سوسائٹی کے صدر لارڈ کرزن تھے جنمیں انہوں نے بتایا کہ تمام وسط ایشیا میں ایجی ٹیشن کا دریا موجزن ہے ۔ اور وہ ایک جدید قسم کی حرکت کے لئے بیتاب ہے ۔ اور مسائل کا ایک نیا سلسلہ پیش کر رہا ہے ۔ برطانی مدبرین کے قابل غور یہ امر ہے ، کہ کس نقطۂ نگاہ سے یہ مسائل اپنی ابتدائی نشو و نما میں ہندوستان کی حفاظت پر زیادہ تر منحصر ہیں ۔

ڈائر فنڈ مارننگ پوسٹ کا ڈائر فنڈ ۲۱ ہزار پونڈ تک پہنچ گیا ہے ۔

بخارا میں لشکر احمر بخارا میں بولشویکوں کے قتل و غارت سے پشاور اور کابل کے تجار کو سخت نقصان پہنچا ہے ۔ افغانی سوداگران نے امیر کابل سے ان کی جانب سے مداخلت کرنیکی درخواست کی ہے ۔

باپ کے ساتھ شادی اخبار سنٹرل نیوز کو ایک نامہ نگار نے نیویارک سے اطلاع دی ہے ۔ کہ وہاں بالٹی مور سرکٹ کورٹ میں مسز جونس نے درخواست کی ہے کہ ان کا نکاح انکے شوہر مسٹر جونس سے منسوخ کر دیا جائے ۔ مسز جونس کو اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جونس ان کا حقیقی باپ ہے ۔ حالانکہ وہ انہیں سوتیلا باپ سمجھتی تھیں ۔ مسٹر جونس مسز جونس سے دو لڑکوں کے باپ بھی ہو گئے ہیں ۔ مسز جونس کہتی ہیں ۔ کہ انھیں یہ حقیقت خواب میں معلوم ہوئی ہے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی …